شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا تعاقب

خود را فضیحت، دیگراں را نصیحت

23

از قلم:

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/عفا اللہ عنہ

ناشر

البلاغ اسلامک سینٹر

الحمدللہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، أما بعد:

محترم قارئین! شیخ امن پوری حفظہ اللہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث "الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ" پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"❁ اس کی دوسری سند بھی ہے۔

"الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنَّ اللهَ أَحَلَّ لَكُمْ فِيهِ الْكَلَامَ، فَمَنْ يَتَكَلَّمْ فَلَا يَتَكَلَّمْ إِلَّا بِخَيْرٍ".

"بیت اللہ کا طوف (ایک قسم کی) نماز ہے، مگر اللہ نے اس میں تمہارے لیے بولنا جائز رکھا ہے، چنانچہ جو بولے، وہ اچھی بات ہی کرے"۔

(المستدرک للحاکم: 267/2، وسندہ حسن)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

اس روایت کا مرفوع ہونا خطا ہے۔ اس کا موقوف ہونا ہی راجح ہے۔

❁ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"رَفَعَهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ فِي رِوَايَةِ جَمَاعَةٍ عَنْهُ، وَرُوِيَ عَنْهُ مَوْقُوفًا وَالْمَوْقُوفُ أَصَحُّ".

"اسے عطا بن سائب نے مرفوع بیان کیا ہے، ان سے ایک جماعت نے مرفوع نقل کیا ہے

جبکہ عطا سے یہی روایت موقوف بھی آتی ہے، اس کا موقوف ہونا ہی صحیح ہے"۔

(معرفۃ السنن والآثار: 231/7)

دیکھیں: (فتاوی امن پوری، قسط: 545، ص: 2-3)

راقم کہتا ہے کہ:

❁ حق قبول کرنا ایک عالم کی شان ہے اور حق کا انکار کرنا شریعت میں جائز نہیں ہے۔

قارئین! میرا مضمون "شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا تعاقب: 20، طواف کے وقت گفتگو کرنے سے متعلق ایک حدیث کی تحقیق" 14-فروری-2024، کو شائع ہوا، جس میں میں نے شیخ امن پوری کے مذکورہ کلام کا جواب ان الفاظ میں پیش کیا تھا:

"❁ دوسری سند اور شیخ امن پوری حفظہ اللہ کی جلد بازی کی انتہاء۔

شیخ حفظہ اللہ نے دوسری سند لکھ کر جو متن پیش کیا، وہ یہ ہے:

"الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنَّ اللهَ أَحَلَّ لَكُمْ فِيهِ الْكَلَامَ، فَمَنْ يَتَكَلَّمْ فَلَا يَتَكَلَّمْ إِلَّا بِخَيْرٍ".

پھر مستدرک حاکم (267/2) کا حوالہ دیا اور اس کی سند کو حسن قرار دیا اور کہا کہ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے امام مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ پھر فرماتے ہیں: "اس روایت کا مرفوع ہونا خطا ہے۔ اس کا موقوف ہونا ہی راجح ہے"۔ پھر امام بیہقی رحمہ اللہ کا کلام ان کی کتاب معرفۃ السنن والآثار سے نقل کیا۔

راقم کہتا ہے کہ:

❁ امام حاکم رحمہ اللہ نے جس سند کو امام مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، وہ سند مع متن درج ذیل ہے:

"حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، عَنْ مُكْرَمٍ الْبَزَّازِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَ الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ اللهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ، فَالطَّوَافُ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ بِمَنْزِلَةِ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنَّ اللهَ قَدْ أَحَلَّ فِيهِ الْمِنْطَقَ، فَمَنْ نَطَقَ فَلَا يَنْطِقْ إِلَّا بِخَيْرٍ". هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

قارئین! آپ غور کریں کہ جس سند کو شیخ نے حسن قرار دیا ہے، اس کا متن دوسرا ہے اور شیخ نے کوئی اور متن نقل کر دیا ہے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ شیخ نے اتنی جلد بازی کیوں کی؟ فتاوی کی قسطوں کی تعداد بڑھانے کے چکر میں سند اور متن پر غور بھی نہیں کر پا رہے ہیں۔ اللہ غور وفکر کے ساتھ تحقیق کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

✡ مستدرک حاکم کی سند حسن نہیں بلکہ صحیح ہے۔

شیخ امن پوری حفظہ اللہ نے مستدرک حاکم کی سند کو حسن کہا، میں شیخ سے جاننا چاہتا ہوں کہ یہ سند حسن کیوں ہے؟ میرے نزدیک یہ سند صحیح ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی التلخیص میں صحیح کہا ہے۔ ہاں! امام حاکم رحمہ اللہ کا حکم صحیح نہیں ہے کیونکہ آپ نے سند کو امام مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے جبکہ یہ سند فقط صحیح ہے کیونکہ قاسم بن ایوب سے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت نہیں لی ہے اور مستدرک حاکم کی سند کے تعلق سے ایک بات اور عرض کرنی تھی لیکن اسے نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جب ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث پر بالتفصیل گفتگو ہوگی، تب ذکر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

✡ مذکورہ سند کے مرفوع اور موقوف ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

شیخ امن پوری حفظہ اللہ نے امام حاکم کی سند پیش کی پھر کہا کہ "اس روایت کا مرفوع ہونا خطا ہے۔ اس کا موقوف ہونا ہی راجح ہے"۔

راقم کہتا ہے کہ مذکورہ سند کے مرفوع اور موقوف ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر شیخ کو لگتا ہے کہ ان کا موقف درست ہے تو ان سے گذارش ہے کہ اپنا موقف دلیل کے ساتھ ثابت کریں۔ ان شاء اللہ پیار محبت سے اس کا جواب دیا جائے گا۔

✡ امام بیہقی رحمہ اللہ کا کلام مستدرک حاکم کی سند کی بابت نہیں ہے۔

قارئین! شیخ حفظہ اللہ کے کلام کو جو بھی پڑھے گا، وہ بادی النظر میں یہ سمجھے گا کہ امام بیہقی کا کلام مستدرک حاکم والی سند کی بابت ہے جس کو شیخ امن پوری نے حسن قرار دیا ہے اور اسے دوسری سند کہہ کر پیش کیا ہے جبکہ معاملہ یہ ہے کہ امام بیہقی کا کلام پہلی سند کی بابت ہے جو عطاء بن سائب، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس کے طریق سے مروی ہے۔

اگر کوئی کہتا ہے کہ شیخ کا حکم ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بابت ہے نا کہ مستدرک حاکم کی سند کی بابت تو میں یہ کہوں گا کہ اس صورت میں بھی شیخ کا حکم درست نہیں ہے کیونکہ:

(1) زیر بحث حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کئی طریق سے مروی ہے، ان میں سے مستدرک حاکم والا طریق اضطراب اور مرفوع وموقوف کے اختلاف سے پاک ہے۔ جو بھی انسان اس سند میں غور کرے گا، وہ ان شاء اللہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔

(2) امام بیہقی رحمہ اللہ کا حکم ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی طرق میں سے صرف ایک طریق کی بابت ہے اور وہ عطاء بن سائب، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس کا طریق ہے۔

پھر 18-فروری-2024 کو شیخ امن پوری حفظہ اللہ کے فتاوی کی قسط نمبر: 545 شائع ہوئی جس میں شیخ نے ہو بہو وہی بات قلم بند کی جو فتاوی نمبر 515 میں قلم بند کی تھی اور میری پیش کردہ حقائق کا کوئی جواب نہیں دیا۔

شیخ سے گذارش ہے کہ اگر میری پیش کردہ باتیں صحیح نہیں ہیں تو اس کا پیار محبت سے جواب دیجیے اور اگر صحیح ہیں تو برائے مہربانی رجوع کیجیے اور حق کی اتباع کیجیے۔ واللہ ولی التوفیق.

اور یہاں کوئی یہ نا کہے کہ شیخ نے میری تحریر نہیں پڑھی یا واٹسیپ گروپ میں۔ جس میں شیخ اور راقم دونوں موجود ہیں۔ جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی زیر بحث حدیث کی بابت گفتگو ہوئی، اسے شیخ نے دیکھا نہیں بلکہ شیخ حفظہ اللہ نے تحریر اور گفتگو دونوں دیکھی ہے اور اس کی دلیل شیخ حفظہ اللہ کی زیر بحث تحریر میں ہی موجود ہے۔ الحمد للہ.

❁ نصیحت کرنا آسان ہے لیکن اس پر عمل کرنا کٹھن ہے۔

شیخ امن پوری حفظہ اللہ دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں کہ حق بات قبول کرنی چاہیے، اس کا انکار نہیں کرنا چاہیے لیکن جب اپنی باری آئی تو پتہ نہیں کیوں شیخ نے حق قبول نہیں کیا۔ میں نے شیخ امن پوری حفظہ اللہ کے تعاقب میں کل 23 قسطیں لکھی ہیں۔ شیخ نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ہاں، مجھ سے یہاں غلطی ہوئی ہے، میں اپنی بات سے رجوع کرتا ہوں۔ خیر! اللہ حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ایسے ہی موقع پر یہ کہا جاتا ہے کہ:

خود را فضیحت، دیگراں را نصیحت

اور یہ بات سب کو یاد رہنی چاہیے کہ "والحق أحق أن یتبع".

❁ خلاصة التحقیق:

(1) جس حدیث کی سند کو امام حاکم رحمہ اللہ نے امام مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، اس کا متن دوسرا ہے اور شیخ نے جلد بازی میں دوسرا متن نقل کر دیا ہے۔

(2) مستدرک حاکم کی سند حسن نہیں بلکہ صحیح ہے۔

(3) مستدرک حاکم کی سند کے مرفوع اور موقوف ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(4) امام بیہقی رحمہ اللہ کا کلام مستدرک حاکم کی سند کی بابت نہیں ہے۔

اللہ شیخ محترم کو اچھی طرح تحقیق کرنے، رجوع کرنے اور حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین.

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین.

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/ عفا اللہ عنہ

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

02-رمضان-1445ھ

13-مارچ-2024ء